UNIVERSAL LIBRARY
OU_188698
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. [illegible] Accession No. [illegible]

Author [illegible]

Title [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below.

رسالہ

Checked 1976

اصحاب و ائمہ کرام

جمع کیا

جناب نواب حاجی محمد اسمعیل خان صاحب رئیس دتاولی نے

جملہ حقوق محفوظ ہیں

باہتمام منشی عبدالعزیز خان مینیجر و پبلشر عزیزی پریس آگرہ میں چھپا

فہرست

نام	صفحہ	نام	صفحہ
حضرت ابوبکرؓ	۹	ترمذی شریف	۲۷
〃 ابوحنیفہؒ	۲۹	حضرت امام جعفر	۲۰
〃 ابوذرؓ	۸	〃 〃 حسن	۱۷
〃 ابوعبیدہؓ	۱۶	〃 〃 حسن عسکری	۲۱
〃 ابوہریرہؓ	۹	〃 〃 حسین	۱۸
〃 ابویوسفؒ	۳۱	〃 〃 حنبل	۳۱
اصحابؓ	۵	خلفائے اربعہ	۹
اصحاب بدرؓ	۶	دوازدہ امام	۱۷
اصحاب ثلثہؓ	۱۴	حضرت امام زفر	۳۲
اصحاب صفہؓ	۷	〃 〃 زین العابدین	۱۹
انصارؓ	۶	حضرت سلمان	۹
ائمہ اربعہؒ	۲۹	〃 سعد	۱۵
حضرت امام باقر	۱۹	〃 سعید	۱۶
حضرت بلالؓ	۷	سنن ابوداؤد شریف	۲۶
بخاری شریف	۳۳	حضرت امام شافعی	۳۰
پنجتن	۱۳	صحابہ	۵

نام	صفحہ	نام	صفحہ
صحابی	۵	حضرت عمرؓ	۱۰
صحاح ستہ	۲۲	حضرت امام مالک ..	۳۰
حضرت طلحہؓ ..	۱۶	" " محمد ..	۳۲
حضرت عبدالرحمٰن ..	۱۵	" " محمد تقی ..	۲۱
" عبداللہ ..	۸	" " محمد مہدی	۲۲
" عثمانؓ ..	۱۱	مسلم شریف ..	۲۵
عشرہ مبشرہ	۱۴	حضرت امام موسیٰ ..	۲۰
حضرت علیؓ	۱۲	موطا شریف ..	۲۹
" علی رضا ..	۲۰	مہاجرین	۶
" علی نقی ..	۲۱	نسائی شریف ..	۲۸

اصحاب وائمّۂ کرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد خاتم النبیئین وعلیٰ آلہ واصحابہ وذریتہ وامتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین اما بعد مجھ اسمٰعیل ساکن آگرہ ولد حاجی محمد فیض احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکّہ مکرمہ رئیس دتاؤلی، ضلع علی گڑھ نے ان حالات کو رسالہ (افادہ) کے سلسلۂ (واستان پاستان وسخنان راستان) کے لئے جمع کیا اور لکھا تھا۔ لیکن چونکہ (افادہ) کے واسطے جو مضامین جمع ہو گئے ہیں۔ وہ اس قدر ہیں کہ برسوں ختم نہ ہوں گے۔ اور یہ سلسلہ ایک خاص قسم کا ہے اس واسطے میں نے اس کو بہ شکل رسالہ از نام (اصحاب وائمۂ کرام) چھاپا ہے خدائے تعالیٰ اس کو مقبول قرار دے۔

مارچ ۱۹۱۸ء

مقام اکبرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے لٹریچر میں بہت سے جُملے ایسے برزبان ہیں کہ اُن کی توضیح و تشریح کی سب کے خصوصاً بچیوں۔ بچوّں اور بی بیوں اور نیز انگریزی پڑھے ہوؤں کی واقفیت کے واسطے اُردو میں ایک جگہ پر جمع کردینا مناسب اور ضروری ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ تحریر بار بار پڑھی اور پڑھوائی جائے گی تاکہ مثل حفظ کے ہو جائے۔

وہ جُملے یہ ہیں:۔

(صحابی۔ صحابہ۔ اصحاب) (مُہاجرین) (انصار) (اصحابِ بدر) (اصحابِ صُفّہ) (خلفاء اربعہ) (پنج تن) (اصحابِ ثلٰثہ) (عشرۂ مبشّرہ) (دوازدہ امام) (صحاح ستّہ) (ائمۂ اربعہ)

جن بزرگوں کے نام اس ذیل میں آئے ہیں اُن کی نہایت مختصر سوانح عمریاں لکھ دی گئی ہیں۔ تاکہ یاد رکھنے میں آسانی ہو۔ یہ سب حالات ان کتابوں سے ترجمہ بطور خلاصہ کے کئے گئے ہیں (آسامی۔ قصص الانبیا و خلفا۔ آراء الملل۔ قاموس الاعلام) وغیرہ۔

صحابی۔ صحابہ۔ اصحابؓ

صحابہ کی جمع اصحاب ہے۔ صحابہ یا صحابی کس کو کہیں گے۔ اِس مین اختلاف ہے۔

حضرت (سعید بن مسیب) فرماتے ہیں کہ صحابی وہ مسلمان ہے جو حضور رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کم سے کم ایک سال رہا ہو۔

بعض کا خیال ہے کہ (صحابی) وہ ذاتِ والا صفات ہے کہ جس نے بلوغ کے بعد حالتِ اسلام میں رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔ خواہ ایک ساعت ہی کیوں نہ دیکھا ہو۔

بعضوں نے کہا ہے کہ (صحابی) وہ خوش نصیب مسلمان ہے۔ کہ جو سفر و حضر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کر سکا ہو۔

لیکن علماء کرام کا زیادہ گروہ یہی فرماتا ہے کہ (صحابی) اُس کو کہیں گے جس نے جمالِ مبارک نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو خواہ اُس زیارت کی مدت کیسی قلیل کیوں نہ ہو۔

اِس آخری اُصول کی بنا پر ایک لاکھ تیس ہزار حضرات کرام صحابی یا اصحاب کہلائے جانے کا استحقاق رکھتے ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

مہاجرین

وہ صحابہ کرام ہیں جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے مکۂ مکرمہ کو چھوڑ کر خواہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد میں مدینہ طیبہ کو ہجرت کی۔ فتح مکہ مکرمہ کے بعد جنہوں نے ہجرت کی ہے وہ داخل مہاجرین نہیں ہیں۔

انصار

انصار اُن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کہتے ہیں جو مدینہ طیبہ کے باشندے تھے اور اُنہوں نے دین مبین اسلام قبول فرمایا اور مہاجرین اور مذہب اسلام کی مدد کی۔

اصحاب بدر رضی اللہ عنہ

سنہ ۲ھ کے رمضان شریف میں جو لڑائی (بدر) میں ہوئی تھی۔ اُس میں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریک تھے اُن کو (اصحاب بدر) کہتے ہیں۔ یہ تین سو پانچ بزرگ تھے۔ ان میں سے ساٹھ (مہاجرین) میں سے تھے اور باقی (انصار) میں سے۔ ان کو (بدریون) اور (بدری) بھی کہتے ہیں۔

اصحاب صُفّہ رضی اللہ عنہم

مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی میں جو غریب صحابی رہا کرتے تھے اُن کو (اصحاب صُفّہ) کہتے ہیں۔ اِن کی تعداد چونتیس تک پہنچ گئی تھی۔ حضور نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اِن میں سے بعض کو اپنے پاس سے کھانا کھلاتے تھے اور بقیہ کو مختلف صحابیوں کے پاس بھیجدیا کرتے تھے جن کی وہ دعوت کیا کرتے تھے۔ ان میں سے حضرت بلال۔ عبداللہ بن مسعود۔ ابوذر غفاری۔ سلمان فارسی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہم زیادہ مشہور ہیں۔

اِن کے مختصر حالات یہ ہیں:—

حضرت بلال رضی اللہ عنہ

آپ موذنین اور خدام جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں۔ ۲۰ھ میں ساٹھ برس سے زیادہ عمر میں آپ کا انتقال ہوا ہے

آپ حبشی الاصل ہیں مگر پیدائش آپ کی مکہ مکرم میں ہوئی۔ آپ اُسی حالت میں جبکہ ایک کافر کے غلام تھے شرف اسلام سے مشرف ہوگئے تھے۔ اِس بنا پر آپ کا آقا آپ پر سخت ظلم کرتا تھا۔ آپ کو دھوپ میں لٹاتا۔ اور بڑا سا پتھر آپ کی چھاتی پر رکھ دیتا۔ اور کہتا کہ جب تک ترک اسلام نہ کرے گا ایسا ہی تیرا حال ہوگا۔

مگر آپ اُسی حالت میں توحید کا ہی اقرار کرتے۔ یہ ظلم دیکھکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو خرید لیا اور آزاد کر دیا۔ آپ کی خدمت اذان دینے کی تھی اور نیز حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ نے فراق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں شام کی ہجرت کر لی۔ پھر ایک مرتبہ مدینہ طیبہ آئے تھے۔

حضرت (عبد اللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ

حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا آپ کو فخر ہے غزوۂ بدر میں آپ شریک تھے۔

حضرت (ابو ذر غفاری) رضی اللہ عنہ

نام و ولدیت (جندب بن جنادہ) (ذرّ) چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہیں چونکہ آپ خود اور آپ کے صاحبزادے نحیف الجثّہ تھے اِس وجہ سے آپ کا لقب (ابو ذر) پڑ گیا۔ مکّہ مکرمہ کی فتح میں آپ تین سو سپاہیوں کے افسر تھے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت رکھنے اور اُس پر استقلال میں آپ ضرب المثل تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رحلت کے بعد آپ شام کو ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک وہیں رہے۔ پھر حضرت معاویہؓ نے وہاں سے آپ کو چلے جانے پر مجبور کیا اور آپ کو مدینہ طیبہ کے قریب (ربذہ) مقام پر بھیج دیا جہاں پر ۳۲ھ

میں رحلت فرمائی۔ آپ (آلِ رسول) کے عاشق تھے۔

حضرت (سلمان فارسی) رضی اللہ عنہ

آپ حضورِ نبوی کے خدمتیوں میں سے ہیں۔ آپ ایرانی تھے اور ذی علم تھے مگر آپ کو ملک شام میں یہودیوں نے پکڑ کر بیچ ڈالا تھا۔ جب مدینہ طیبہ میں آئے تو ایک دن حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنا عرض حال کیا تو حضورؐ نے اُن کے مالک کو قیمت دے کر لے لیا اور آزاد کر دیا۔

حضرت (ابوہریرہ) رضی اللہ عنہ

اسم شریف (عبد الرحمٰن) تھا خیبر کی لڑائی میں آپ شریک تھے آپ بلیوں کو بہت پیار کرتے تھے ایک دن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ بلّی کو گود میں لئے جا رہے ہیں تو حضورؐ نے فرمایا (انت ابو هريرة) یعنی تم بلیوں کے گویا باپ ہو۔ (ہرّ) عربی میں بلّی کو کہتے ہیں۔ جب سے آپ کی کنیت (ابوہریرہ) پڑ گئی۔ آپ سے بہت حدیثیں مروی ہیں ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں آپ نے انتقال کیا

خلفاء اربعہ

(خلفاء راشدین بھی ان کو کہتے ہیں) یہ ہیں :—

خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ

شہرت (ابوبکر صدیق) رضی اللہ عنہ۔ نام اور ولدیت (عبد اللہ بن

ابی قحافہ) ہجرت کے وقت آپ اُس غار میں جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ رہے حضرت ابوبکر رضی اللہ آپ کے ساتھ تھے چنانچہ (صدیق) لقب اُس وقت سے ہے۔ صدیق کے معنی ہیں (سچا دوست)۔ آزاد اور بالغ۔ مردوں میں سے پہلے ایمان لانیوالے آپ ہیں۔

آپ حضور رسالت پناہ ؐ سے عمر میں دو سال چھوٹے تھے۔ حضور نبوی کی وفات کے بعد آپ ۱۱۔ ربیع الاوّل ۱۱ھ ہجری کو بذریعہ انتخاب خلیفہ مقرر ہوئے۔ دو برس تین مہینے نو دن فرائض خلافت انجام دیئے۔ ۶۳ سال کی عمر میں ۱۳ جمادی الاخر ۱۳ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔

آپ ایک دولتمند شخص تھے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدفون ہیں۔ آپ نہایت خلیق اور فصیح البیان تھے۔ چہرہ خوبصورتی لئے ہوئے تھا۔ بدن دُبلا سا تھا۔ آنکھیں کسی قدر گڑھے میں تھیں۔ رخسارے اُبھرے ہوئے تھے۔

خلیفۂ دوم رضی اللہ عنہ

اسمِ مبارک و ولدیت (عمر بن الخطّاب) کنیت (ابوحفص) (فاروق) کرکے بھی آپ کی شہرت تھی یعنی (عمر فاروق) کرکے ۱۳ھ میں آپ خلیفہ قرار دئے گئے۔ آپ کا تقرر بذریعہ نامزدگی ہوا تھا۔ یعنی حضرت (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے اپنی وفات کے قریب آپ کو

خلیفہ مقرر کر دیا تھا۔ عمدگی انتظام میں آپ نے وہ شہرت حاصل کی جو کسی دوسرے انسان کو اب تک میسر نہیں ہوئی۔ آپ غایت درجہ کے منکسر المزاج۔ باخبر۔ مدبّر۔ ذی رعب تھے۔ ۲۳ھ ہجری میں ۲۳ ذی الحجہ کو ساٹھ سال کی عمر میں آپ نے بذریعہ شہادت وفات پائی۔ ایک کافر غلام نے آپ کو خنجر سے شہید کر دیا۔ آپ حضور نبویؐ کے پاس مدفون ہیں

خلیفہ سوم رضی اللہ عنہ

نام و ولدیت (عثمان بن عفان) کنیت (ابو عبداللہ) حضور پرنور رسول خدا کی دو صاحبزادیوں سے آپ کا نکاح ہوا تھا اس وجہ سے آپ کی شہرت (ذوالنورین) کر کے بھی تھی۔ حضرت عمر خلیفۂ دوم رضی اللہ عنہ بوجہ زخم کے جب اپنی حیات سے مایوس ہوئے تو آپ نے چند صحابیوں کو (حکم) پنچ مقرر کر دیا کہ وہ اپنے میں سے جس کو چاہیں خلیفہ مقرر کر لیں۔ چنانچہ بعد وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے محرم ۲۴ھ ہجری میں آپ کو پنچوں نے خلیفہ قرار دیا۔ ذی الحجہ ۳۵ھ میں بیاسی سال کی عمر میں آپ باغیوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے (جنت البقیع یعنی مدینہ طیبہ کے قبرستان میں) آپ مدفون ہیں۔ آپ قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ شہید کئے گئے۔ آپ کے خون کی چند بوندیں قرآن مجید کی اس آیت پر (فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم) پر بھی پڑیں۔ آپ میانہ قد سانولے رنگ خوبصورت شخص تھے۔ ڈاڑھی بڑی تھی۔ دولت مند اور نہایت شرمیلے تھے۔

خلیفہ چہارم رضی اللہ عنہ

شہرت (علی المرتضیٰ) نام و ولدیت (علی ابن ابی طالب) حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح (حضرت علی المرتضیٰ) کے ساتھ ہوا تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ۳۵ھ ہجری میں از روے انتخاب آپ چوتھے خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ نے مرکز حکومت یعنی دارالخلافت شہر (کوفہ) کو مقرر کیا۔ آپ ایک بڑے شجاع اور فصیح و بلیغ شخص تھے۔ ہمیشہ دشمنوں پر غالب رہنے کی وجہ سے آپ کا لقب (اسد اللہ الغالب) پڑ گیا تھا۔ (اسد = شیر اللہ = خدا) آپ کی موار کے ایک ہاتھ میں دشمن کے دو ٹکڑے ہو جاتے تھے۔ خیبر کے دروازے کو ہاتھ سے توڑ ڈالنے کا آپ کا قصہ مشہور ہے۔ آپ سانولے رنگ کے تھے۔ قد آپ کا کسی قدر چھوٹا تھا۔ ریش مبارک آدھے سینے کے قریب تک کو ڈھانپے رہتی تھی۔ شانے چوڑے اور بازو موٹے تھے۔ اور آپ کے پنجے بہت زبردست تھے۔ آپ بہت ہنس مکھ تھے اور غایت درجہ حلیم۔ کریم۔ متواضع شخص تھے۔ علم۔ فصاحت اور بلاغت اور عدل و انصاف آپ کا مسلّم تھا۔

پنج تن یا آل عبا

۱- حضور پرُنور خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم- ۲- حضرت علی کرم اللہ وجہہ- حضرات ۳- امام حسن- و ۴- امام حسین رضی اللہ عنہما- اور ۵- حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو (پنج تن) یا (آلِ عبا) کہتے ہیں-

اِس موقع پر صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کافی ہے

۵- حضرت (فاطمہ) رضی اللہ عنہا

آپ حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحب زادی تھیں- حضرت (خدیجۃ الکُبریٰ) رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی تھیں- اور ۲ھ ہجری میں جب کہ آپ کی عمر شریف چودہ یا پندرہ سال کی تھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جنکی عمر اُس وقت میں بیس یا اکیس سال کی تھی بیاہی گئیں- حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما آپ کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں- آپ خوش جمال تھیں- جس وجہ سے (زہرا) آپ کا لقب ہوگیا- سوائے حضرات امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے آپ کے بطن مبارک سے حضرت محسن پیدا ہوئے تھے جو بچپن میں ہی انتقال فرما گئے تھے- اور آپ کی دو صاحب زادیاں حضرت (ام کلثوم) اور حضرت

کی ہیں ۵۵ھ ہجری میں انتقال فرمایا ہے۔

۸۔ **حضرت (طلحہ بن عبید اللہؓ)** آپ کا رنگ گہری سرخی لئے ہوئے تھا۔ قد درمیانی چھوٹائی لئے ہوئے تھا۔ سینہ چوڑا تھا۔ جنگ (جمل) میں ۳۶ھ میں تیر سے شہید ہوئے ہیں۔ جنگ احد میں ایک کافر نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار سے حملہ کیا تو حضرت طلحہؓ نے ہاتھ پر اس وار کو روکا جس سے آپ کا ہاتھ بیکار ہو گیا تھا۔

۹۔ **حضرت (سعید بن زیدؓ)** آپ دراز قد تھے۔ جسم پر بال تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی چچا زاد بہن (حضرت فاطمہ) کے شوہر تھے۔ آپ ایک عابد و زاہد اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے آپ نے لڑائیوں میں ہمیشہ بطور سپاہی کے کام کیا یعنی افسری کی خواہش کبھی نہیں کی۔

۱۰۔ **حضرت (ابو عبیدہ بن عبد اللہؓ)** آپ دبلے بدن کے لانبے تھے۔ ڈاڑھی تھوڑی سی تھی۔ چہرہ ستا ہوا تھا۔ غزوۂ احد میں آپ شریک تھے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حق میں یہ فرمایا ہے کہ (اس اُمت کے امین ابو عبیدہ ہیں) آپ ایسے منصف مزاج تھے کہ دشمنوں تک کو حیرت ہوتی تھی۔ ۱۸ھ ہجری میں اٹھاون برس کی عمر میں (رملہ) اور (قدس) کے مابین انتقال فرمایا ہے۔

دوازدہ امام رضؓ

(دوازدہ امام) یا (ائمہ اثنا عشر) یہ بزرگ کہلاتے ہیں :—
حضرات (علی) (حسن) (حسین) (زین العابدین) (محمد باقر) (جعفر صادق) (موسیٰ کاظم) (علی رضا) (محمد تقی) (علی نقی) (حسن عسکری) (محمد مہدی) رضی اللہ عنہم اجمعین

١

ان میں سے امام اوّل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مختصر حال (خلفاء اربعہ) کے تحت میں بیان ہو چکا ہے۔ باقی کا یہ ہے :—

٢

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحب زادے تھے۔ جو بطن سے (حضرت فاطمہ) رضی اللہ عنہا کے پیدا ہوئے تھے۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے۔ آپ کی شان میں ایک حدیث شریف ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ آپ (دو مسلمان گروہوں میں باعث صلح ہوں گے)۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اہلِ (کوفہ) کی ترغیب سے آپ نے شام پر فوج کشی کی مگر چونکہ آپ خوں ریزی کو پسند نہ فرماتے تھے

اس وجہ سے بمقام (انبار) حضرت معاویہ رضؓ کی خواہش کے موافق
سنہ ۴۱ھ میں آپ نے حق خلافت کو چند شرائط پر ترک کر دیا اور
مدینۂ طیبہ آکر گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ سنہ ۴۹ھ میں آپ کی
بیوی (جعدہ) نامی نے آپ زہر دے کر شہید کر دیا (جنت البقیع)
میں مدفون ہیں۔

۳

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

آپ نواسے حضور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن
سے صاحبزادے ہیں۔ سنہ ۴ ہجری میں پیدا ہوئے۔ حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ نے جبکہ اپنی آخر عمر میں اپنے بیٹے یزید کے
ہاتھ پر بیعت لینا چاہی تو جن بزرگوں نے اُس سے انکار کیا
اُن میں سے حضرت امام حسین شہید بھی تھے۔ جب خود یزید کی
تخت نشینی کی نوبت آئی تو پھر آپ سے درخواست بیعت کی گئی
مگر آپ نے قبول نہیں فرمایا اور مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے مکۂ
مکرمہ میں آرہے۔ اس عرصہ میں اہل (کوفہ) نے بار بار درخواستیں
آپ کے پاس بھیجیں جن کی بنا پر آپ نے (مسلم بن عقیل) کو
کوفہ تحقیق حال کے واسطے بھیجا جہاں پر چند دنوں میں بیس ہزار

سے زائد لوگوں نے (حضرت امام حسین) کے نام پر بیعت حضرت (مسلم) سے کر لی۔ اس پر حضرت (امام حسین) رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا قصد کیا مگر اس عرصہ میں یزید کی فوج نے (حضرت مسلم) کو شہید کر ڈالا تھا۔ آخر کار بمقام کربلا ۶۱ھ ہجری میں آپ بھی شہید ہوئے۔

۴

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت (ابو محمد علی) ہے۔ آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ کربلا کے حادثہ میں آپ موجود تھے۔ اور آپ ہی ایک ذات ستودہ صفات ہیں جو اولاد حضرت حسین میں سے اس لڑائی میں بچ رہے۔ آپ قید کر کے (شام) کو یزید کے پاس لے جائے گئے تھے مگر آپ نے (یزید) کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ۳۶ھ ہجری میں آپ پیدا ہوئے اور ۹۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۵

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

آپ حضرت (امام زین العابدینؓ) امام چہارم کے صاحبزادے ہیں بوجہ علم و فضل کی کثرت کے آپ کا لقب (باقر) ہوا۔ کیونکہ

(واسع) اور (باقر) ایک بات ہے۔ خلفاء عباسیہ میں سے (منصور) نے آپ کو قید کر دیا تھا۔ سنہ ۱۱۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔

۶

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

آپ امام پنجم (حضرت باقر) رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں (ابو عبداللہ) آپ کی کنیت ہے۔ یہ ایک بڑے بزرگ تھے۔ سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔

۷

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

کنیت (ابوالحسن) آپ حضرت امام (جعفر) رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ سنہ ۱۲۸ھ میں آپ پیدا ہوئے اور سنہ ۱۸۳ھ میں وفات پائی ہے۔

۸

حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ

آپ حضرت امام (موسیٰ کاظم) امام ہفتم کے صاحبزادے ہیں سنہ ۱۴۸ھ میں آپ پیدا ہوئے اور سنہ ۲۰۳ھ میں وفات پائی۔

مشہد مقدس میں آپ مدفون ہیں۔

۹

حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ

کنیت (ابو جعفر) آپ حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲۰ھ کے ذی الحجہ میں انتقال فرمایا۔

۱۰

حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ

کنیت (ابو الحسن) آپ امام نہم کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ جمادی الآخر ۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے اور جمادی الآخر ۲۵۴ھ میں رحلت فرمائی۔

۱۱

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ

کنیت (ابو محمد) آپ حضرت امام (علی نقی) رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ ۲۳۲ھ میں (سوسن) نامی باندی کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے تھے۔ ۲۶۰ھ میں (سُرّمن رائے) شہر

میں آپ نے رحلت فرمائی۔

۱۲

حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ

کنیت (ابوالقاسم محمد) آپ امام یازدہم کے صاحبزادے وفات کا سن معلوم نہیں ہوسکا۔ پیدائش ۲۵۵ھ کی ہے۔ آپ شہر (سُر من رائے) میں (نرگس) نامی باندی کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔

صحاح ستہ

حدیث شریف کی چھے کتابیں ایسی ہیں کہ اُن کو نہایت تحقیق سے جمع کیا گیا ہے اُن کے نام یہ ہیں :-

۱- بخاری شریف ۲- مسلم شریف ۳- سنن ابوداؤد شریف
۴- ترمذی شریف ۵- نسائی شریف ۶- مؤطا شریف

اِن کتابوں کے جمع کرنے والوں میں سے حضرت (۶- امام مالک) رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی ائمہ اربعہ کے ذیل میں آگے کے صفحوں میں بیان ہوگا- باقی یہ ہیں :-

۱- بخاری شریف

بخاری شریف کو حضرت (ابو عبد اللہ محمد بن ابی الحسن اسمٰعیل) رحمۃ اللہ علیہم نے جمع کیا ہے - آپ کی شہرت (امام بخاری) کرکے ہے آپ ابھی لڑکے ہی تھے کہ آپ کو علم حدیث حاصل کرنے کا شوق ہوا اور آپ خراسان - عراق - حجاز - مصر اور شام کے شہروں میں احادیث طیبہ کی تحقیق اور اُن کے جمع کرنے کے لئے پھرتے رہے۔ اور پھر بغداد میں آکر قیام فرمایا - علم حدیث میں آپ نے وہ تحقیق کا درجہ حاصل کیا کہ جس شہر و قصبہ میں جاتے (امام بخاری تشریف لائے امام بخاری تشریف لائے) کا غل پڑ جاتا - اور چاروں طرف لوگ جمع ہو جاتے - اور احادیث طیبہ کو آپ کی زبان فیض ترجمان سے سنتے - صحیح بخاری شریف میں کچھ اوپر سات ہزار احادیث شریفہ ہیں - ہر ایک حدیث شریف کو جب وہ پایہ تصدیق کو آپ کی رائے میں پہنچ جاتی غسل کرکے اور دو رکعت نماز پڑھ کر درج کتاب فرماتے - سنہ ۲۵۶ ہجری میں باسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی -

آپ کو تین لاکھ اور بقول بعض چار لاکھ ہر قسم کی یعنی صحیح اور غیر صحیح احادیث شریفہ حفظ یاد تھیں جن میں سے آپ نے مذکورہ بالا کچھ اوپر سات ہزار (جن کی ٹھیک تعداد سات

ہزار دو سو پچھتر ہے) وہ احادیثیں جن کے صحیح ہونے کا آپ کو یقین ہو گیا۔ کتاب (بخاری شریف) میں درج کی ہیں۔ آپ دن رات احادیث کی تحقیق و تدقیق میں مصروف رہتے۔ بارہا راتوں کو ایسا اتفاق ہوا ہے کہ دس دس پندرہ پندرہ مرتبہ آپ کی آنکھ کھل گئی ہے اور اُن احادیث شریفہ کے لکھنے کے واسطے اُٹھے ہیں جو لکھ لینے کے قابل بوجہ صحت کے آپ کے ذہن میں اُس وقت آئیں۔ آپ اُٹھتے غسل کرتے دو رکعت نماز پڑھتے چراغ جلاتے اور حدیث شریف کو لکھ کر سو رہتے۔ پھر اسی خیال میں آنکھ کھل جاتی اور ایسا ہی کرتے۔ آپ کے درس میں ہزاروں شاگرد جمع ہوتے اور فائدہ حاصل کرتے تھے۔ آپ کے معتبر اور مستند شاگردانِ حدیث کی تعداد ستّر اور اسّی ہزار کے درمیان میں ہے۔ حضرات مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابو ذرعہ۔ ابو بکر بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہم آپ کے شاگردان حدیث میں سے ہیں۔

آپ پرلے درجہ کے پرہیزگار اور متقی تھے۔ آپ نحیف الجثہ شخص تھے۔

مسلمانوں کی تاریخ میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ بڑے بڑے لوگ حکمرانانِ وقت کے ستائے ہوئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت (امام بخاری صاحب) رحمۃ اللہ علیہ باوجود اس طرح کے نیک

اور مرکز خلائق ہونے کے اِس سے مستثنیٰ نہیں رہے۔ آپ نے جب آخر عمر میں (بخارا) میں آکر اقامت اختیار کی تو وہاں کے گورنر (خالد بن احمد) نے یہ زور ڈالا کہ آپ صرف اُس کے بچوں کو پڑھانے پر انحصار اوقات کریں۔ مگر آپ نے اِس سے انکار کیا اور راضی نہ ہوئے تو آپ کو سمرقند کے نواح میں (خرتنگ) گانوں میں نظر بند کر دیا تھا۔

سوائے (بخاری شریف) کے اور بھی بہت سی کتابیں تاریخ۔ اخلاق اور نیز حدیث پر آپ کی یادگار ہیں جن کا نام بر بنائے اختصار اس وقت ترک کیا جاتا ہے۔

آپ کے جہاں پر اس قدر شاگرد تھے وہاں پر آپ کے اُستادوں کی یعنی جن سے آپ نے احادیث شریفہ سُنیں اور یاد کیں تعداد بھی حیرت بخش تھی۔ یعنی آپ نے ایک ہزار سے زائد محدثوں سے حدیث شریفوں کو سنا اور لیا تھا! اللہ اکبر!!

۲۔ صحیح مسلم شریف

یہ مقدس مجموعہ حضرت امام (ابوالحسن مسلم بن الحجاج قشیری نیشاپوری) کا جمع کردہ ہے۔

پیدائش آپ کی سنہ ۲۰۴ھ اور وفات سنہ ۲۶۱ ہجری ہے۔

آپ اپنے زمانہ کے محدثوں کے سرتاج تھے۔حضرات (ابو حاتم رازی۔ترمذی) رحمۃ اللہ علیہما آپ کے علم حدیث میں شاگرد ہیں۔آپ نے تین لاکھ حدیث میں سے جو آپ کو یاد تھیں بارہ ہزار احادیث شریف کو معتبر سمجھا اور اپنی کتاب (صحیح مسلم) میں جمع فرمایا ہے۔ستاون برس کی عمر تک آپ تلاش احادیث میں سرگردان پھرے اور محدثین کی شاگردی کرتے رہے۔

۳۔سنن ابوداؤد شریف

سُنن ابوداؤد شریف کے جامع حضرت (سلیمان بن اشعث ابوداؤد سجستانی) ہیں۔اِس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث شریف ہیں۔۲۰۲ھ میں آپ پیدا ہوئے ہیں۔آخر عمر میں آپ نے (بصرہ) میں وطن اختیار کر لیا تھا۔اور ۲۷۵ھ میں آپ نے وفات پائی ہے۔شام۔مصر۔خراسان۔عراق میں آپ طالب علمی کے لئے پھرتے رہے۔آپ کے اُستادوں کی فہرست میں حضرات (امام حنبل۔عثمان بن ابی شیبہ۔قتیبہ بن سعید) رحمۃ اللہ علیہم کے اسماء گرامی ہیں۔جو اپنے عہد کے محدثین عظام میں شمار ہوتے تھے۔آپ نے پانچ لاکھ حدیثوں میں سے چار ہزار آٹھ حدیث شریفیں اپنی کتاب (سنن ابوداؤد) میں جمع کی ہیں۔آپ کا بیان ہے کہ میں نے اِس کتاب میں کوئی

ایسی حدیث نقل نہیں کی ہے جس کے ترک پر اتفاق پایا ہو۔ آپ کے اِس مجموعہ کے حضرات (احمد حنبل۔ خطابی۔ ابراہیم حربی) وغیرہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم بہت مداح ہیں۔ آپ کی متعدد تصانیف اَور بھی ہیں۔

۴۔ ترَمذِی شریف

(ترَمذِی) لقب سے کئی بزرگ اَور محدث گذرے ہیں۔ مگر جن بزرگ کی کتاب (ترَمذِی شریف) ہے اُن کا اسمِ مبارک وغیرہ (محمد بن عیسیٰ) رحمۃ اللہ علیہ ہے اور (امام ترَمذِی) کرکے شہرت ہے۔ علاوہ (ترَمذی شریف) کے ایک اور کتاب (العلل) کرکے آپ کی لکھی ہوئی ہے۔

(بخارا) کے قریب (سرخاب) ندی کے کنارے پر (ترَمذ) ہے جو ایک زمانہ میں بڑا مشہور اور مرکز علوم شہر تھا۔ آپ وہیں کے تھے۔ ۲۷۹ھ میں مقام (بوغ) کے قریب آپ نے رحلت فرمائی ہے۔ آپ کی پیدائش ۲۰۰ہجری کی ہے۔

آپ کے شاگردوں میں بڑے بڑے جلیل القدر محدثین کے نام نامی شامل ہیں۔ آپ نے احادیث شریفہ حاصل کرنے کی غرض سے حجاز۔ عراق۔ خراسان وغیرہ کا سفر کیا ہے۔

۵- نسائی شریف

اِس مجموعہ احادیث پاک کے لکھنے والے (ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر) ہیں رحمۃ اللہ علیہ - بمقام (نسا) جو خراسان میں ایک شہر ہے - ۲۱۵ھ یا ۲۱۴ھ میں پیدا ہوے اور ۳۰۳ھ یا ۳۰۲ھ میں آپ نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی - آپ جلیل القدر حفاظ حدیث طیبہ سے ہیں - حضرات (قتیبہ بن سعید - علی بن حشرم - اسحاق بن ابراہیم - محمد ابن بشار - ابو داؤد سجستانی) وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم آپ کے اُستادوں ہیں - آپ شافعی المذہب تھے نہایت متقی تھے - اور آپ کا ادب عام طور پر کیا جاتا تھا - آپ کی اَور بھی تصانیف ہیں -

دمشق میں جب آپ تشریف لے گئے تو معاویہ بن سفیان کی فضیلت کے سوال کے جواب میں آپ نے اُن کی برتری دوسرے صحابہ پر قبول نہیں کی - اس پر آپ کے ساتھ زیادتی کی گئی اور وہاں سے نکال دئے گئے - لاحول ولا قوۃ -

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں آپ کی ایک کتاب (الخصاص) ہے -

۶- موطّا شریف

یہ کتاب حدیث شریف حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی جمع کردہ ہے- حضرت امام مالک کے حالات ائمۂ اربعہ کے ذیل میں ملیں گے-

---

ائمۂ اربعہ

طبقۂ عالیہ اہل سنت وجماعت میں جو چار بڑے بڑے امام ہوئے ہیں اُن کو (ائمۂ اربعہ) یا چار امام کہتے ہیں- اُس کے نہایت مختصر حالات یہ ہیں :-

۱- حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی شہرت (امام اعظم) کرکے بھی ہے- نام (نعمان) ولدیت (ثابت) مقام پیدائش (کوفہ) مقام وفات (بغداد) سال پیدائش ۸۰ ہجری سال وفات ۱۵۰ ہجری- آپ کے پیرو بہت سارے ملکوں میں ہیں- ہندوستان میں وسط ایشیا- افغانستان- ترک یہ سب حنفی ہیں- آپ ایک بڑے تاجر تھے- اور بوجہ ورع اور تقویٰ کے اور اِس خوف سے کہ شاید بوجہ ناواقفیت انصاف سے قاصر رہیں عہدۂ قضا آپ نے قبول نہیں فرمایا- اس انکار پر حکومت وقت نے آپ کو

قید کیا اور ایذا دی مگر آپ نے منظور نہیں کیا۔

۲۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

کنیت و نام (ابو عبد اللہ محمد) آپ کا نسب عبد مناف پر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ آپ کے پردادا صاحب (شافع) نے حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ آپ ۱۵۰ھ میں بمقام (غزہ) پیدا ہوئے ۲۰۴ھ میں مصر میں رحلت فرمائی ہے۔ آپ بچپن میں بالکل غریب تھے اتنے کہ آپ کی بے زری کے سبب سے اُستاد نے پڑھانے سے انکار کر دیا۔ مگر آپ مکتب میں بیٹھے رہتے اور اُستاد جو دوسروں کو پڑھاتا اُس کو یاد کر لیا کرتے۔ رفتہ رفتہ اس قدر یاد کر لیا کہ اَور بچوں کو پڑھانے لگے۔ پھر آپ حضرت (امام مالک) رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہوئے حضرت امام مالکؒ نے آپ کو اجازت دی کہ (مؤطا) کے درس میں آپ حاضر ہوں۔ مگر چونکہ (مؤطا) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو حفظ یاد تھی آپ نے اُس کو حفظ سُنا دیا۔ علاوہ ایک دیندار ہونے کے آپ بلغاء زمانہ میں سے تھے۔ مکہ مکرمہ۔ مصر۔ جاوا وغیرہ میں آپ کے مقلد بکثرت ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

نام و ولدیت (مالک بن انس)۔ آپ کے والد ماجد حضرت انسؓ

صحابی ہیں۔ حضرت امام مالک ؒ ۹۵ھ میں (مدینۂ طیبہ) میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں انتقال فرمایا اور مدینہ طیبہ کے قبرستان (جنت البقیع) میں آپ دفن ہوئے ہیں (موطا) جو کتب حدیث میں ایک معتبر کتاب ہے آپ کی جمع کردہ ہے۔ بَرِّعرب اور افریقا میں آپ کے متبع خاصکر ہیں۔

۴۔ حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ

کنیت اور نام (ابوعبداللہ احمد بن حنبل) مقام پیدائش بغداد ۲۴۱ھ کے ربیع الاول میں بغداد میں ہی آپ نے وفات پائی ہے۔ آپ حضرت (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ) کے خاص دوستوں میں سے ہیں۔ کتب حدیث میں (مُسند) آپ کی جمع کردہ ہے۔ حکومتِ وقت نے آپ سے چاہا کہ آپ اس مسئلہ کو کہ (قرآن مجید مخلوق ہے) قبول کریں مگر آپ نے اس سے انکار کیا۔ جس کی وجہ سے آپ پر سخت تشدد کیا گیا قید کئے گئے مگر آپ اس مسئلہ کے قبول کرنے سے برابر انکار کرتے رہے۔

مراکو۔ ٹیونس وغیرہ بلاد افریقہ میں آپ کے پیرو بکثرت ہیں۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چند جلیل القدر شاگرد

اگرچہ جملہ (ائمۂ اربعہ) سے آپ کا تعلق نہیں ہے مگر چونکہ طریقۂ حنفی کے یہ بڑے لوگ ہیں اس واسطے اُن کا بیان کرنا مناسب ہے:۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

(ابو یوسف یعقوب) آپ کی کنیت اور نام ہے۔ فقہ حنفی میں سب سے

بڑے فقیہہ آپ سمجھے جاتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ کے احکام اجتہا
کو آپ نے جمع کیا ہے۔ خلفاء عباسیہ کے عہد میں آپ (قاضی القضاۃ)
کے عہدہ پر آٹھ سال تک رہے ۔ ۱۸۲ھ میں رحلت کی ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ

(ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی) ۱۳۲ھ میں بمقام
(واسط) پیدا ہوئے اور ۱۸۹ھ میں بمقام (رے) انتقال کیا۔
(الجامع الکبیر والجامع الصغیر) وغیرہ کتابیں آپ کی یادگار ہیں۔

فقہ کی کتابوں میں جبکہ (امامین) کا لفظ آتا ہے یعنی دو اماموں
نے یوں کہا ہے تو اُس سے مُراد حضرت امام ابو یوسف۔ اور حضرت
امام محمد رحمۃ اللہ علیہما ہوتی ہے۔ یعنی جس مسئلہ میں ان دونوں بزرگوں
کا اتفاق ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ (امامین) یوں فرماتے ہیں۔

حضرت (امام زُفر) رحمۃ اللہ علیہ

(زفر بن ہذیل) جلیل القدر حنفی فقہا میں سے ہیں۔ ۱۵۸ھ
میں چالیس سال کی عمر میں (بصرہ) میں آپ نے انتقال فرمایا ہے
حضرت امام اعظم آپ کی بہت خاطر کرتے تھے۔

تمت

اعلان

کتاب ہذا نیز عزیزی پریس بک ڈپو کی دیگر تمام کتابیں جو پردہ نشین (زنانہ) لائبریری میں فروخت ہوتی ہیں اور عزیزی پریس کی مطبوعہ ہیں ان تمام کتابوں کے حقوق تالیف و تصنیف معقول معاوضے دیکر قابل مصنفین سے خرید لیے گئے ہیں۔ لہذا ہر قسم کے حقوق بحق عزیزی پریس آگرہ محفوظ ہیں۔

کوئی صاحب ان کتابوں کے چھاپنے یا ان میں سے انتخاب کرنیکا ارادہ نہ کریں ورنہ نقصان اٹھائیں گے جسقدر کتب مطلوب ہوں عزیزی پریس بک ڈپو سے طلب فرماسکتے ہیں۔

عبدالعزیز خاں مالک عزیزی پریس آگرہ